روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | بدھ ۹ شوال ۱۴۱۱ھ، ۲۴ شہادت ۱۳۷۰ ہش، ۲۴ اپریل ۱۹۹۱ء | نمبر ۹۲

نفس انسانی ـــ حمد باری کی راہ میں سب سے بڑی روک

"خدا تعالیٰ کی حمد کی راہ میں سب سے بڑی روک نفسِ انسانی کی طرف سے پیدا ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑا بُت ہر انسان کے اندر موجود ہے۔ کیونکہ باہر کی دنیا کی حمد میں انسان غفلت کے نتیجے میں بسا اوقات خالق کی حمد سے غافل ہو جاتا ہے۔ لیکن نفس کا بُت ایسا ہے جو باقاعدہ شرک کے خیالات پیدا کرنے والا ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو کہ فضائل بھی امراضِ متعدّیہ کی طرح متعدّی ہونے ضروری ہیں۔ ایمان لانے والے کے لئے حکم ہے کہ وہ اپنے اخلاق کو اس درجہ پر پہنچائے کہ وہ متعدّی ہو جائیں۔ کیونکہ کوئی عمدہ سے عمدہ بات قابلِ پذیرائی اور واجب التعمیل نہیں ہو سکتی، جب تک اس کے اندر ایک چمک اور جذب نہ ہو۔ اس کی درخشانی دوسروں کو اپنی طرف متوجّہ کرتی ہے اور جذب ان کو کھینچ لاتا ہے اور پھر اس فعل کی اعلیٰ درجہ کی خوبیاں خود بخود دوسرے کو عمل کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ دیکھو! حاتم کا نیک نام ہونا سخاوت کے باعث مشہور ہے۔ گو میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ خلوص سے تھی۔ ایسا ہی رستم و اسفندیار کی بہادری کے فسانے عام زبان زد ہیں؛ اگرچہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ خلوص سے تھے۔ میرا ایمان اور مذہب یہ ہے کہ جب تک انسان سچّا ایمان لانے والا نہیں بنتا، اس کے نیکی کے کام خواہ کیسے ہی عظیم الشّان ہوں ـــ وہ ریاکاری کے ملمّع سے خالی نہیں ہوتے، لیکن چونکہ اُن میں نیکی کی اصل موجود ہوتی ہے اور یہ وہ قابلِ قدر جوہر ہے، جو ہر جگہ عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس لئے باایں ہمہ ملمّع سازی و ریاکاری وہ عزّت سے دیکھے جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۱۳۸)

سانحہ ارتحال

قادیان سے افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ مکرم میاں عبدالعظیم صاحب درویش قریباً اڑھائی ماہ بیمار رہنے کے بعد یکم اپریل ۱۹۹۱ء کو قریباً سوا نو بجے رات وفات پا گئے۔

آپ ابتدائی درویشوں میں سے تھے۔ قادیان میں جلد سازی کا کام کرتے تھے۔ اور تاجر کتب تھے۔ درویش ہونے کے ناطہ سے ایک لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ آپ مکرم مولوی خورشید احمد انور صاحب ناظم وقف جدید قادیان کے والد ماجد اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخِ احمدیت کے سگے چچا تھے۔ اپنے خاندان میں سب سے پہلے انہوں نے ہی احمدیت قبول کی اور بہت تکالیف برداشت کیں۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی نیکیاں قبول فرمائے اور اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطاء کرے۔ ان کے جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل دے اور ان کے نیک نمونہ کو اختیار کرنے کی توفیق دے۔ (ناظر خدمت درویشاں)

اعلان نکاح

مکرم شکیل احمد صاحب ابن محترم میاں عطاء اللہ نسیم صاحب بھیروی کا نکاح ہمراہ عزیزہ رضوانہ طیبّہ صاحبہ بنت مکرم صوبیدار محمد اشرف صاحب دارالبرکات ربوہ ۱۲ اپریل کو بیت المبارک ربوہ میں پچیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نمازِ عصر سے قبل پڑھا۔ عزیز شکیل احمد محترم میاں خدا بخش صاحب بھیروی کے پوتے اور ماسٹر فقیر اللہ صاحب سابق افسر امانت تحریک جدید کے نواسے ہیں۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاحِ دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔" (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

غیبت کے خلاف چوکس ہو کر ہمیشہ نگران رہیں اور اپنی نسلوں کو بھی نگران بنائیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز

"اہلِ ربوہ کو خصوصیت کے ساتھ اور دنیا کی تمام جماعتوں کے افراد کو بالعموم میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی ایسی عادت بنا لیں جسے فطرتِ ثانیہ کہا جاتا ہے کیونکہ ایسے حالات آتے رہتے ہیں آج آپ امن میں ہو سکتے ہیں مگر وہ جراثیم موجود ہیں جو آپ کو نظر نہیں آ رہے۔ کل ہو سکتا ہے فضا بدل جائے۔ اگر آج آپ کی عادتیں بگڑی ہوئی ہوں گی اور آپ کو عادت ہو گی باتیں سن کر آگے پہنچانے کی تو آپ جراثیم کا شکار بننے کے لئے ایک موزوں زمین کے طور پر تیار بیٹھے ہیں۔ آپ پر حملہ ہو سکتا ہے اس لئے آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں، آپ کی نسل پر نہیں تو اگلی نسل پر، جب خطرے کا وقت آئے گا آپ دفاع کے قابل نہیں رہیں گے۔ اس لئے غیبت کے خلاف قرآن کریم نے جو عظیم الشان تعلیم دی ہے اسے معمولی نہ سمجھیں چوکس ہو کر اس کے خلاف ہمیشہ نگران رہیں۔ اور اپنی نسلوں کو بھی نگران بنائیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ غیبت جہاں پھوٹتی ہے، جہاں زیادہ پلتی ہے، یعنی عموماً مستورات میں، ان کی غیبت عموماً قومی طور پر اتنی نقصان دہ نہیں ہوا کرتی کیونکہ ان کی غیبت کی سطح نیچی ہوتی ہے عموماً عورتوں کی باتیں عورتوں کے خلاف اس قسم کی ہوتی ہیں کہ کسی کے لباس پر طعنہ دیا جاتا ہے، کسی کی ادائیں خراب بتائی جاتی ہیں، کسی کے کردار کے اوپر معمولی سا حملہ کیا جاتا ہے لیکن مَردوں میں جب یہ بیماری پھیلتی ہے تو نہایت خطرناک شکل اختیار کر جاتی ہے ایک تو یہ مَردوں کو ویسے ہی اپنے کاموں کی نوعیت کے لحاظ سے غیبت زیب نہیں دیتی اور دوسرے غیبت قومی نقصان پہنچانے کا موجب بنتی ہے۔ عورتوں میں آپ بہت کم سنیں گے کہ انتظامی امور کے متعلق بحثیں ہو رہی ہوں کہ فلاں منتظم اعلیٰ یوں کرتا ہے اور فلاں یوں کرتا ہے۔ ان بے چاریوں کی غیبتیں بھی چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں، کپڑوں کے متعلق، نخروں کے متعلق، اس قسم کی چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق تھوڑا سا چسکا پورا کیا اور ایک مُردہ بہن کا گوشت کھایا اور چھٹی کر لی۔ لیکن جب مَرد غیبت کرتے ہیں تو پھر بڑی تباہی مچاتے ہیں وہ تو یوں لگتا ہے جیسے قبرستان اکھیڑ اکھیڑ کر کھائے جا رہے

باقی صـ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴۔ شہادت ۱۳۷۰ ہش — ۲۴ ۔ اپریل ۱۹۹۱ء

بحرِ بے کنار

دنیا میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس کی حد نہ ہو یا جس کا کنارہ نہ ہو۔ ہر چیز محدود ہے اور ہر چیز چاہے وہ کتنی ہی وسیع ہو اس کا کنارہ موجود ہے۔ لیکن اس کے باوجود کسی چیز کو اس کی اپنی وسعت کے مقابلہ میں زیادہ وسیع دیکھنے اور دکھانے کیلئے ہم تصوّر کا سہارا لیتے ہیں۔ اور ایسے الفاظ بولتے ہیں جن میں "بے کنار"۔ "لامحدود" کی صفت پائی جاتی ہے۔ اس صفت سے دراصل یہ مراد نہیں ہوتی کہ وہ چیز واقعی لامحدود اور بے کنار ہے لیکن تصوّر اس کو دیکھتا اسی طرح ہے۔

البتہ جہاں تک انسان کی سوچ کا تعلق ہے اگر اسے کوئی چیز مل جائے جس پر وہ غور کرے اور کرتا ہی رہے اور اس کا غور کرنے کا عمل جاری رہے تو اس کے متعلق ہم ضرور کہیں گے اور ٹھیک ہی کہیں گے کہ وہ لا محدود اور بے کنار ہے۔ حضرت سیّدنا امام جماعت (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سورہ فاتحہ کے متعلق فرماتے ہیں:

"پس یہ سورہ فاتحہ ہے جس کو آپ غور سے سمجھنے کی کوشش کریں اور اس مضمون کو اپنے دل پر جاری کریں۔ اس میں ڈوبنے کی کوشش کریں۔ اسے کشتی بنائیں اور اس میں ذات باری تعالیٰ کی سیر کریں۔ تو یہ وہ سفینہ ہے جو ایک بے کنار سمندر میں ہمیشہ ہمیش کے لئے سفر کرتا رہے گا۔ اور کبھی آپ کو کوئی کنارہ دکھائی نہیں دے گا"

حقیقت یہ ہے کہ سفر اور اس سمندر کے بے کنار ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا تعلق خدا تعالیٰ کی ہستی سے ہے۔ جو لا محدود ہے اور بے کنار ہے۔ پس کتنا لُطف آئے کہ ہم واقعی اس کشتی میں سوار ہو جائیں اور اس میں بحرِ بے کنار کا سفر شروع کر دیں۔ جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ ہماری زندگی کے ختم ہونے کے بعد بھی یہ سفر اور اس سفر کا لُطف ختم نہ ہوگا بلکہ جس طرح اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہے۔ اسی طرح اس دنیا میں سفر کے بعد یہ سفر جاری رہے گا۔ اور ہم اللہ تعالیٰ میں ہو کر اس کی صفات کی سیر کرتے رہیں گے۔

کیسے کیسے موڑ آئے ہیں میری ساری راہوں میں
کیسی کیسی روک نے مجھکو روکا اور ناکام ہوئی
کیسی کیسی آنکھوں نے کچھ شعلہ سے برسائے ہیں
کیسی کیسی آگ جلی اور وجہِ آرام ہوئی

ابوالاقبال

منظوم فارسی کلام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

چیست دیں خود را فنا انگاشتن!

(دین کیا ہے! اپنے تئیں فنا سمجھنا)

تو بہ عقلِ خویش در کبرِ شدید
تو اپنی عقل پر نازاں ہو کر سخت متکبر ہوگیا ہے۔

ما فدائے آنکہ او عقل آفرید
اور ہم اس پر فدا ہیں جس نے خود عقل کو پیدا کیا ہے۔

در قیاساتِ تہی جانت اسیر
تیری جان خالی خولی قیاسوں میں گرفتار رہے

جانِ ما قربانِ علمِ آں بصیر
مگر ہماری جان اس بینا خدا کے علم پر قربان ہے

نیک دل با نیکواں دارد سرے
نیک دل انسان نیکوں سے تعلق رکھتا ہے

بر گہر تف مے زند بد گوہرے
اور بد گوہر آدمی موتی پر تھوکتا ہے

ہست بر اسرار اسرارِ دگر!
بھیدوں پر بھید ہیں (یعنی اسرار کی انتہا نہیں)

تا کجا تازد خرِ فکر و نظر
عقل و فکر کا گدھا کہاں تک دوڑے گا

ایں چراغِ مردہ از زورِ ہوا
حرص کی شدّت سے یہ ٹمٹماتا ہوا چراغ

چوں رہِ باریک بنماید ترا
کس طرح تجھے باریک راہ دکھا سکتا ہے۔

وحیِ یزدانی ترا رہ آگہ کند
خدا کی وحی تجھے راستہ سے آگاہ کرتی ہے

تا بمنزل نور را ہمرہ کند
اور منزل پہنچنے تک نور کو تیرے ساتھ کردیتی ہے

ما فتادہ بے ہنر در جسم و جاں
ہمارے جسم اور جان میں کوئی ہنر نہیں ہے

حُمق باشد دم زنی با آں یگاں
اس لاشریک کے مقابلہ پر کھڑا ہونا حماقت ہے

چیست دیں، خود را فنا انگاشتن
دین کیا ہے! اپنے تئیں فنا سمجھنا

وا ز سرِ ہستی قدم برداشتن
اور اپنی ہستی سے بالکل الگ ہو جانا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ــــــــ نون ۔ سین

حادثات کیلئے تیاری

عالمی تنظیم صحت کے ڈائریکٹر جنرل نے اپیل کی ہے کہ انسانی ہاتھوں ہونے والے اور قدرتی حادثات سے نبرد آزما ہونے کیلئے ہنگامی انتظامات ہر وقت موجود رہنے چاہئیں۔

اس تنظیم کے ۴۳ ویں سال کے آغاز پر یوم عالمی صحت کے دن منائے جانے کے موقعہ پر انہوں نے ایک پیغام میں کہا کہ گذشتہ چند دہاکوں میں ہم نے صحت، سماجی اور اقتصادی امور کے متعلق خاصی پیش رفت کی ہے لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ انسانی ہاتھوں سے رونما ہونے والے یا قدرتی حادثات نے ہماری اس ترقی کو بار بار بری طرح متاثر کیا ہے اور انہی حادثات کے پیش نظر ہماری دور رس پالیسیاں اتنی کامیاب نہیں جتنی کہ ہونی چاہئیں اور جسطرح ہمیں عالمی سطح پر مسائل کو حل کرنے کی ضرورت ہے اس طرح ہم ابھی تک نہیں کر سکے۔

انہوں نے کہا کہ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ مختلف النوع حادثات کو روکنا ہمارے لئے ممکن نہیں لیکن ہم قبل از وقت بتا سکتے ہیں اور ضرر رسانی کو کم کرنے کے انتظامات کر سکتے ہیں۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے ہمیں ہر وقت تیار رہنے کی ضرورت ہے۔

عالمی تنظیم صحت کو اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ ان حادثات کو انسانی صحت پر کم سے کم ضرر رساں ہونے کی کوشش کرے اور یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم ہمیشہ تیار رہیں اور اس کے لئے جو تیکنیک استعمال کی جاسکتی ہو اسے استعمال کیا جائے اور زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرنے والے کارکن ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے ضرر رسانی کو کم کریں اور جہاں جتنا ضرر پہنچ چکا ہو اسکے ازالے اور تعمیر نو کی کوشش کی جائے۔

ڈائریکٹر جنرل نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ اگر اعداد و شمار کو دیکھا جائے تو یہ صورت سامنے آتی ہے۔ صرف ۱۹۸۸ء میں ۴۷ بڑے طوفان آئے۔ ۵ سائیکلون۔ ۱۱ ہریکین۔ ۴۴ طوفان بادو باراں۔ ۱۷ جگہوں پر تودے گرے۔ ۱۷ زلزلے آئے ۱۸ علاقوں میں قحط کی صورت پیدا ہوئی اور ۱۹۲ ایسے بڑے بڑے حادثات وقوع پذیر ہوئے۔ جنکے لئے مقامی یا قومی طور پر کچھ کرنا ممکن نہ تھا۔ حال ہی میں ایران میں جون ۱۹۹۰ء میں جو زلزلہ آیا اس سے ۴۰ ہزار افراد ہلاک ہوئے اور ۵ لاکھ بے گھر۔ چین کے صوبہ ہونان میں جو شدید بارشوں کی وجہ سے طوفان آئے اور جون کے بعد زبردست ہوائیں چلیں ان کی وجہ سے دو کروڑ لوگ بلا واسطہ اقتصادی طور پر متاثر ہوئے اور یہ اقتصادی نقصان ۳۴ کروڑ امریکی ڈالر سے بھی زیادہ کا تھا۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو علاقے پہلے ہی بہت اچھی زندگی بسر نہیں کر رہے ہیں۔ مثلاً جہاں صحت بھی اچھی نہیں ہے اور اقتصادی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ انہیں علاقوں میں یہ حادثات بار بار وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ اور چونکہ ماحولیات بھی متاثر ہو رہی ہیں۔ مثلاً جنگلات کاٹے جا رہے ہیں۔ زمین کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے تو ہم یہ یقین کرنے پر مجبور ہیں کہ طوفان باد و باراں اور قحط جیسے حادثات گذشتہ سالوں کی نسبت آئندہ سالوں میں زیادہ وقوع پذیر ہونگے۔

گویا کہ ایک لحاظ سے عالمی تنظیم صحت کے ڈائریکٹر جنرل نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ماحولیات کی آلودگی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ نہ صرف یہ کہ جنگلات کو کاٹا نہ جائے بلکہ مزید درخت اگائے جائیں اور ہر وہ کوشش بروئے کار لائی جانی چاہیئے جو حادثات کے وقوع پذیر ہونے پر ان کی ضرر رسانی کو کم کر سکتی ہے۔ اگر انسان ان حادثات کے لئے ذاتی اور تیکنیکی طور پر تیار رہے تو اگرچہ حادثات تو وقوع پذیر ہوتے ہی رہیں گے لیکن انسان ان کی ضرر رسانی سے بہت حد تک بچ جائے گا۔ یا کم از کم اتنا تو ہوگا کہ ان کی ضرر رسانی کم ہو جائے گی۔

چونکہ یہ بیان عالمی تنظیم صحت کے ڈائریکٹر جنرل کی طرف سے دیا گیا ہے اسلئے اس میں زیادہ زور صحت کی طرف ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ اگر ان حادثات کی وجہ سے مختلف علاقوں میں صحت بری طرح متاثر ہو جائے تو یہ مسئلہ صرف صحت کا نہیں رہتا بلکہ زندگی کے دوسرے پہلو بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انہوں نے صرف صحت کی بات کی ہے۔ صحت کی بات کرتے ہوئے انہوں نے ہماری توجہ کو زندگی کے تمام پہلوؤں کی طرف مبذول کروایا ہے۔ عالمی تنظیم صحت نے اپنے اعلامیہ میں حادثہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے کسی بھی واقعہ کو حادثہ کہا جاسکتا ہے۔ جس سے بہت زیادہ اقتصادی زندگی متاثر ہو یا بہت زیادہ جانیں تلف ہوں یا صحت اور صحت سے متعلق تنظیمیں اس قدر متاثر ہوں کہ ان کو واپس اپنی صورت پر لانے کیلئے اس خطے میں مکمل انتظامات نہ ہوں اور اسوجہ سے دوسرے علاقوں سے امداد کی ضرورت پیش آئے۔ ایسی بات کو یا ایسے واقعہ کو عالمی تنظیم صحت ان حادثات میں شمار کرتی ہے۔ جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ وہ صرف بڑے سے بڑے حادثات کا ذکر کرتی ہے۔ آخر عالمی تنظیم انہی باتوں کے متعلق سوچے گی۔ اور کام کرے گی جنکا اثر ایک علاقے سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ بلکہ دوسرے علاقوں سے بھی آگے بڑھ کر مدد کی ضرورت پیش آئے۔ ان بڑے بڑے حادثات سے کچھ چھوٹے حادثات بھی مختلف ممالک میں رونما ہوتے رہتے ہیں لیکن چونکہ ان کے لئے جملہ انتظامات اپنے ہی ملک میں کئے جاسکتے ہیں۔ اسلئے عالمی تنظیم صحت ان کا ذکر نہیں کرتی۔ ورنہ اگر ان کو بھی شامل کر لیا جائے تو جو اعداد و شمار۔ اوپر دئے گئے ہیں وہ خاصے بڑھ جائیں گے۔

بغاوت کا حامی کون؟

جو بات بتائی نہ جائے یا بتائی نہ جاسکتی ہو۔ اسکے متعلق اندازے ہی لگائے جاسکتے ہیں۔ اور یہ اندازے درست بھی ہو سکتے ہیں۔ اور غلط بھی۔ مثلاً اب جب کہ عراقی حکومت اور باغیوں کی آپس میں جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ اور باغیوں کی آغاز میں کامیابیاں ان کے ہاتھ سے نکلتی جا رہی ہیں اور عراقی حکومت مضبوط سے مضبوط تر ہاتھ ڈال کر علاقے واپس لے رہی ہے تو ایران نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے پہلے تو عراقیوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ صدر صدام کے خلاف لڑ کر اسے اقتدار سے ہٹا سکتے ہیں اور پھر انہیں چھوڑ کر صدام حسین کی پشت پناہی کی کہ وہ باغیوں کو کچل دیں۔ ایران کا کہنا ہے کہ امریکہ اسطرح دوغلی پالیسی پر عمل کر رہا ہے۔ کیونکہ عراقیوں کو بھی امریکہ ہی نے حوصلہ دیا کہ وہ صدام کے ساتھ لڑیں اور صدام کو بھی امریکیوں ہی نے کہا کہ وہ باغیوں کو خوب خوب ماریں۔ اور اس طرح امریکہ نے عراقیوں کی پوزیشن کو پہلے سے بھی زیادہ خراب کر دیا ہے۔ خلیج کی جنگ کے دوران ایران کا موقف یہ تھا کہ عراق نے کویت پر قبضہ کر کے غلطی کی ہے اور اسی طرح امریکی فوجوں کو بھی اس علاقے سے نکل جانا چاہیئے۔ اب ایران نے باغیوں کی حمایت کا اعلان کیا ہے خاص طور پر جنوب میں اور مرکزی حصے میں۔ لیکن جہاں تک عراق کے راہنما کا تعلق ہے ایران اس بات میں دلچسپی نہیں رکھتا کہ وہ کون ہے۔ اور اسلئے عراق کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن یہ عجیب بات ہے اب عراق بار بار اور اصرار کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ عراقیوں کو بغاوت پر ابھارنے اور ان کی مدد کرنے میں ایران کا بھی کردار ویسا ہی ہے جیسا کہ امریکیوں کا۔ یعنی دونوں عراقیوں کو حکومت کے خلاف ابھار بھی رہے ہیں۔ اور مدد بھی دے رہے ہیں۔ جب ایرانیوں سے پوچھا گیا کہ وہ واشنگٹن کی اس بات پر کیوں مخالفت کرتے ہیں جو ایران کے موقف کے بالکل مشابہہ ہے تو ان کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ایران اور امریکہ کے عراق کے ساتھ تعلقات میں بنیادی فرق ہے۔ ایران نے ۸ سالہ جنگ کے بعد عراق کے ساتھ تعلقات بہتر کرنے شروع کر دیئے تھے۔ لیکن جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے اس نے عراق کے خلاف جنگ لڑی ہے۔ اور اب بھی عراق کا ایک علاقہ امریکیوں کے قبضے میں ہے۔ اسی طرح ایران عراق کو انسانی ہمدردی کے طور پر کافی دیر تک ضروریات مہیا کرتا رہا ہے۔ جب کہ امریکہ نے ایسا نہیں کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عراقیوں کو صدر صدام کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے پر امریکیوں نے ابھارا ہے۔ لیکن اب عراق کے لوگوں کو یہ بات نظر آرہی ہے کہ امریکہ اور اسکے اتحادی ان کا ساتھ نہیں دے رہے اور جو کچھ عراق اس وقت کر رہا ہے اس میں بھی امریکیوں کا ہاتھ ہے۔ بلکہ ظاہرہ طور پر ان کی حمایت بھی شامل ہے۔ ایران نے بش انتظامیہ پر حیرانگی کا اظہار کیا ہے کہ آخر خلیج میں وہ کس بات کو اپنا مفاد سمجھتے ہیں۔ شروع میں صدر صدام کو معزول کرنے پر زور دیا جا رہا تھا۔ لیکن اب اس سلسلے میں ان کے خیالات بدل گیئے ہیں۔

بقیہ: ص ۱ سے آگے

ہیں۔ پھر بھی ان کی بھوک ختم نہیں ہوتی۔ اس لئے غیبت بہت خطرناک بیماری ہے قرآن کریم نے بے وجہ اس پر زور نہیں دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوسائٹی کو غیبت سے پاک رکھنے کے لئے بارہا نصائح فرمائی ہیں اور افواہیں پھیلانے والوں کو باز رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ ستمبر ۱۹۸۷ء)

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔ کیونکہ گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو۔ اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوئم ص ۶۰۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیفٹیننٹ کمانڈر (ریٹائرڈ) عبدالمومن

سگریٹ نوشی

مکرمی بشیر احمد رفیق صاحب لندن کا حالیہ مضمون الفضل میں پڑھنے کا موقع ملا اور اس کے تسلسل میں اور بھی کالم الفضل میں شائع ہوئے ہیں اور اتفاق کی بات ہے کہ ان دنوں انگریزی اخبار DAWN میں بھی ایک ڈاکٹر کے تبصرے کے علاوہ تمباکو نوشی پر اداریہ بھی شائع ہوا۔ اور بھی اس مضمون پر چرچا ہوتا رہتا ہے۔ سب سے بڑھ کر میڈیکل کے مضامین میں سے PHARMACOLOGY کی کتابوں میں دن بدن اس مضمون کو طول دیا جا رہا ہے۔ حکومتی سطح پر بھی سگریٹ نوشی کو ایک خاص مسئلہ تسلیم کیا جا رہا ہے۔ آخر اس سفید پوش سگریٹ کی کونسی خصلتیں ہیں جن کی وجہ سے دنیا اس کے خلاف جاگ رہی ہے۔ اس میں جو خدشات ہیں ان میں سے چند ایک حقائق قلمبند کر رہا ہوں۔

سب سے بڑا خطرہ سگریٹ کے ذریعہ منشیات کے فروغ کا ہے۔ غریب ممالک میں ہیروئن فروش سگریٹ کو اپنے خطرناک عزائم کا ذریعہ بناتے ہیں کیونکہ عادت ڈالنے کے لئے اتنی کم خوراک دی جاتی ہے جو کہ ناخن سے بھی سگریٹ میں داخل کی جا سکتی ہے۔ دھوکے سے دوستی بنا کر مفت میں سگریٹ پلایا جاتا ہے۔ پاکستان میں والدین کے لئے یہ معاملہ فکر کا باعث بنا رہتا ہے کہ ان کے کم عمر بچے یا نوجوان کسی کے دھوکے میں تو سگریٹ کے عادی نہیں بن رہے۔ جس ملک میں دس لاکھ سے زائد افراد منشیات کی لعنت میں پھنس چکے ہوں، وہاں اس کے پھیلاؤ کے بڑے ذریعے یعنی سگریٹ نوشی کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

دیگر خدشات اتنے بھیانک تو نہیں پھر بھی سگریٹ نوش کو جاننا چاہیئے کہ وہ صحت کے اثرات سے یا رعب دار تجارتی اشتہارات کے زیر اثر اپنے ہی پیسے سے اپنی ہی صحت پر ظلم تو نہیں کر رہا۔ چند ایک خدشات کا ذکر کر دیتا ہوں۔

تمباکو پر تحقیقات کے نتائج مختلف لٹریچر میں آئے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ سگریٹ سے پھونکے جانے والے دھوئیں میں پانچ سو کیمیائی اجزاء موجود ہیں۔ اس میں سے ایک پلونیم (POLONIUM-210) بھی ہے جو کہ براہ راست کینسر کے مرض کو فروغ دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سگریٹ نوش پھیپھڑوں کے کینسر میں دوسروں کی نسبت زیادہ مبتلا ہو جاتے ہیں۔

تمباکو نوشی اپنے جسم میں سے وٹامن 'سی' (VIT - C) اور بی۔ 12 (VIT. B-12) کے ذخیرے کو تباہ کرتا ہے جس کے نتیجے میں ان کے خلیے جو ایک خوردبینی جزو ہیں، کو کمزور کرتا ہے۔ اس وجہ سے بعض امراض کی مدافعت کمزور پڑ جاتی ہے مثلاً پرانی کتابوں میں بھی یہ حقیقت واضح کی گئی ہے کہ معدے کے زخم یعنی PEPTIC ULCER ایک تمباکو نوش کے لئے مندمل کرنا مشکل ہے

نظام سانس سے تعلق رکھنے والی بیماریاں سگریٹ نوش کو دوسروں کی نسبت زیادہ لاحق ہوتی ہیں اور اگر بیمار ہو جائیں تو شفا پانا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ سگریٹ نوش کے نظام دفاع جس کو سیلری ڈیفنس سسٹم (CILIARY DEFENCE SYSTEM) کہتے ہیں کمزور پڑ جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ سانس کی نالی میں پائے جانے والے خلیوں میں خوردبینی بال ہوتے ہیں جو کہ گرد و غبار وغیرہ کو پھیپھڑوں سے باہر نکالنے کیلئے لہری حرکت دیتے رہتے ہیں۔ ادھیڑ عمر یا بڑھاپے میں ان کو اگر کھانسی لگے تو آس پڑوس کے لئے سگریٹ کے خلاف عملاً اشتعال کا کام دے رہا ہوتا ہے

ادویات کی کتاب میں سگریٹ کے مجموعی اثرات کا جائزہ یوں بیان کیا ہے کہ فی سگریٹ ایک شخص اپنی عمر کے چودہ منٹ کم کر رہا ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک اوسط سگریٹ نوش ماہانہ تقریباً چار یا پانچ سو روپیہ خرچ کر لیتا ہے۔ کیا ہی عقلمندی ہے کہ اپنی ہی رقم سے اپنی ہی صحت کو تباہ کر رہا ہوتا ہے۔

جو لوگ اپنی سادگی کی وجہ سے سگریٹ کی عادت میں مبتلا ہو گئے ہوں ان میں اکثر کا رجحان سگریٹ کو ترک کرنے کا ہی ہوتا ہے۔ مگر عادت کے ساتھ کشمکش ایک روک بنی رہتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے ایک آسان نسخہ جو کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (امام جماعت ثانی) کا مشورہ جو کہ حضور نے مکرمی بشیر احمد رفیق کو دیا تھا وہ کافی ہے بلکہ دینی اخلاص کا تقاضا ہے کہ حضور کا وہ شدت احساس اور حیرانگی جو وہ ایک سگریٹ نوش کے بارے میں رکھتے تھے غیرت دلانیوالا ہونا چاہیئے۔ اس سے قبل کہ حضور کا ارشاد نقل کروں۔ جماعت کے افراد کے لئے مذہبی حیثیت سے یا جماعت کے وقار کے لحاظ سے کیا اہمیت ہے۔ اس پر چند جملے لکھ رہا ہوں۔ یاد رہے بعض غیر ملکی احمدی حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی کے ارشادات کی روشنی میں سگریٹ کو ایسا ہی نامعقول سمجھتے ہیں جیسی شراب۔ مجھے یاد ہے کہ جب ربوہ میں جلسہ سالانہ ہوتا تھا۔ ان دنوں کیرالا اور افریقہ کے احمدی احباب ربوہ کے بعض احمدی احباب کو سگریٹ پیتا دیکھ کر حیرت کا اظہار کرتے تھے۔ مذہبی لحاظ سے بھی یہ نامعقول فعل ہے جہاں شراب کا نقصان زیادہ اور فائدہ کم ہونے سے خدا تعالیٰ نے اسے ناپسند فرمایا ہے وہاں صرف نقصان ہی نقصان دینے والے سگریٹ کو ناپسند کیوں نہیں کریں گے۔ اب میں حضور کے تجویز کردہ علاج کا خلاصہ بیان کرتا ہوں۔

"ترک کرنے کا خیال کل کے لئے نہیں چھوڑنا ارادہ کر کے اسی وقت سگریٹ کے پیکٹ کو پھینک دیں اور عہد کریں کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں لگائیں گے۔ اور چالیس دن تک سگریٹ کی دوکان کے قریب سے نہیں گزریں گے اور ایسے دوستوں کی صحبت سے بھی بچیں رہیں گے۔" خاکسار نے اس طریقہ کو سمجھا کر بہتوں کی سگریٹ کی عادت چھڑائی ہے۔ ہماری جماعت میں چونکہ تنظیمیں ہیں اس لئے یہ کام اور بھی آسان ہے۔ انصار اللہ اور خدام کی تنظیم اگر چاہیے تو سگریٹ پینے والے کے قریب ہو کر ان کو دو category میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جو فوری طور پر سگریٹ ترک کرنے کو تیار ہوں۔ دوسرے وہ جو یہ عہد کریں کہ آئندہ کسی کے سامنے سگریٹ نہیں پیئیں گے۔ بھلا سوچنے والی بات ہے کہ کسی معزز شخص کے ہونٹوں کے بیچ میں ایک سفید پوش سگریٹ کا دھواں دھار ناچ کوئی زیب دیتا ہے؟

میاں محمد ابراہیم

کھیل اور کھلاڑی

دوسرے شہروں کی طرح ربوہ میں بھی کرکٹ ذوق و شوق سے کھیلی جاتی ہے اور نوجوانوں کی اس سے وابستگی روز افزوں ہے۔ کرکٹ کا معیار بھی بلند ہو رہا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ جہاں کہیں اور جب بھی نوجوانوں کو موقع ملتا ہے۔ کرکٹ کھیلنے کی مشق کرتے نظر آتے ہیں حتیٰ کہ باسکٹ بال کی نمبر ۲ گراؤنڈ جس کی باسکٹ بال والوں کو خاص ضرورت نہیں سیمنٹ سے بنی ہوئی اس پچ کو بھی کرکٹ کے لئے استعمال کر لیا جاتا ہے۔ ویسے بھی تقریباً سبھی محلوں میں واقع کھلے میدانوں میں کرکٹ کھیلنے والوں کی چہک مہک رہتی ہے۔ دوسرے شہروں کی طرح ابھی کل کی بات ہے۔ فیصل آباد کے ایک محلہ کے باسیوں نے اخبارات کے مطابق۔ اس امر کی شکایت کی ہے کہ صبح سحری کے بعد قبل از طلوع آفتاب جو رمضان کے مبارک ایام میں خاص طور پر عبادت اور ذکر الٰہی کا وقت ہوتا ہے۔ کرکٹ کے رسیا نوجوان کرکٹ کا شوق پورا کرتے ہیں۔ کرکٹ میں انہماک اور اس سے لگاؤ کی یہ ایک معین مثال ہے۔ نوجوانوں کی کرکٹ سے لگن اور محبت (جو جنون کی حد تک ہے) کا ثبوت ملتا رہتا ہے

معہٰذا باسکٹ بال ربوہ کی مرغوب کھیل ہے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (جو بعد میں جماعت کے تیسرے امام ہوئے) جب ربوہ کالج کے پرنسپل تھے تو آپ نے محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خاں (جو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں) اور چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے کی وساطت سے اس کھیل کو شروع فرمایا چنانچہ فضل عمر کلب ربوہ نے باسکٹ بال کی دنیا میں نام پیدا کر لیا۔ اور ربوہ نے متعدد کھلاڑی پیدا کئے۔ جن میں سے بعض نے انٹرنیشنل لیول پر ناموری حاصل کی۔ ربوہ کالج کے منتظم اور سرپرست محترم چوہدری محمد علی صاحب نے پاکستان ٹیم کے مینیجر اور کوچ بلکہ اس کا نمائندہ بننے کا اعزاز حاصل کیا۔ جماعت احمدیہ کے تعلیمی ادارے سکول اور کالج جہاں ہم خاص توجہ دے کر نوجوانوں کو ملک اور قوم کی خدمت کے لئے تیار کیا کرتے تھے۔ اب ہماری تحویل میں نہیں۔ اسی طرح ہمارا وہ ٹورنامنٹ بھی جو آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے نام سے منعقد ہوتا تھا اب نہیں ہوتا۔

کرکٹ شروع سے ہی ایسے معیار تک نہیں آئی کہ ہم اس پر فخر کر سکیں۔ اگرچہ جماعت احمدیہ کے متعدد افراد پاکستان کے معیار کو بلند کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اس کی ایک مثال میر عبدالسلام صاحب کی ہے

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ کا جلسہ عطائے تقسیم اسناد

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا پندرہواں سالانہ جلسہ عطائے اسناد و تقسیم انعامات ۲۲ فروری ۱۹۹۱ء ۳ بجے سہ پہر منعقد ہوا۔ اس تقریب کی صدارت ملک کی مایہ ناز مصنفہ اور ادیبہ محترمہ بانو قدسیہ صاحبہ نے فرمائی۔ جو بکمال شفقت و مہربانی باوجود اپنی کمزوریٔ صحت اور گوناگوں مصروفیات کے اسی روز لاہور سے تشریف لائیں۔

اُنہوں نے چند گھنٹے گیسٹ ہاؤس خدام الاحمدیہ میں آرام اور قیام فرمایا۔ جس کے دوران محترمہ مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے ربوہ کی خواتین اور جامعہ نصرت ربوہ کی نمائندگی کرتے ہوئے محترمہ پرنسپل صاحبہ اور سٹاف ممبران کی معیت میں ان کی میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ مہمانِ خصوصی کے کالج تشریف لانے پر ہیڈ گرل نے تمام طالبات کی طرف سے ان کا استقبال کیا اور پھول پیش کئے۔ جن کو انہوں نے بخوشی قبول کیا اور قدردانی فرمائی۔

ٹھیک ۳ بجے سہ پہر محترمہ بانو قدسیہ صاحبہ۔ محترمہ پرنسپل صاحبہ اور اساتذہ کرام جلوس کی صورت میں کالج ہال میں داخل ہوئے اور پُروقار اور انتہائی سنجیدہ سالانہ تقریب اپنی تمام روایات کے ساتھ شروع ہوئی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جسکے بعد سرورِ کائنات کے حضور ہدیۂ نعت پیش کیا گیا۔ کالج کی پرنسپل محترمہ امۃ المجید ناصر صاحبہ نے مہمانِ خصوصی کو خوش آمدید کہا اور ان کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ہماری مہمانِ خصوصی PRIDE OF PERFORMANCE کا اعزاز حاصل کرنیوالی آج توجہ کی طالب نہیں بلکہ توجہ کی مرکز ہے اپنے افسانوں اور ڈراموں میں زندگی کے اچھوتے پہلوؤں کی تلاش میں سرگرداں زندگی کی سچائیوں کو ان کے صحیح سیاق سباق میں پیش کرتی ہیں آپ کی تحریر کبھی گہری سنجیدگی اور افسردگی سے معمور ہوتی ہے۔ اور کبھی شوخی و تبسم اور بے باکی کے ساتھ معنویت کی گہرائی اور وسعت لئے ہوئے ہوتی ہے۔ آپ کے افسانوں اور ڈراموں کی دنیا خاندان اور گھر کی وہ دنیا ہے جو محدود ہوتے ہوئے بھی لامحدود ہے۔ وہ اس زندگی کی شکنوں اور سلوٹوں کو نہایت خوبصورتی سے ہموار کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ کیونکہ خود ان کی زندگی میں کوئی سلوٹ نظر نہیں آتی۔ آپ ہر طبقے اور ہر عمر کی عورت کی نفسیات پر کڑی گرفت رکھتے ہوئے جب انسانی فطرت اور جذبوں کی فوٹوگرافی کرتی ہیں تو انسان کہہ اٹھتا ہے یہ تو گھر کا بھیدی ہے۔

تعارف کے بعد کالج کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے پرنسپل صاحبہ نے بتایا کہ اس ادارے کی بنیاد حضرت مرزا بشیر الدین محمود امام جماعت الثانی نے اس زمانے میں رکھی جب جھنگ سرگودھا اور میانوالی اضلاع میں لڑکیوں کے لئے کوئی کالج نہ تھا۔ بے پناہ مشکلات اور محدود وسائل کے باوجود اس دور میں کالج کے تعلیمی ریکارڈ شاندار تھے۔ محترمہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ کی راہنمائی میں اور پرنسپل محترمہ مسز فرخندہ شاہ کی انتھک اور بے لوث محنت سے یہاں کی طالبات نے تعلیم کے میدان میں لاتعداد میڈل اور سینکڑوں وظائف حاصل کئے۔ اس ادارے کی نمایاں خصوصیت دینیات تھی۔ ۴ سالوں میں مکمل قرآن کریم باترجمہ اور مختصر تشریح اور تقریباً ۵۰۰ احادیث پڑھائی جاتی تھیں۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم لازمی تھی۔ کھیلوں اور نیم نصابی علمی سرگرمیوں میں بھی اس ادارے نے وہ قابلِ فخر روایات قائم کیں کہ جہاں اچھے اداروں اور اچھی روایات کا نام آیا جامعہ نصرت کا نام آیا۔

۱۹۷۲ء میں قومیائے جانے کے بعد کچھ مشکلات کے باعث یہ معیار قائم نہ رہ سکا۔ کالج کی موجودہ صورتِ حال کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ کالج کے تمام اساتذہ کے بھرپور تعاون اور محنت کی بدولت نہ صرف کالج کے ایف اے اور بی اے کے نتائج شاندار رہے۔ بلکہ ایف ایس سی کا نتیجہ ۱۰۰ فیصد رہا۔ عزیزہ طیبہ صدیقہ نے پنجاب یونیورسٹی سے عربی میں میڈل حاصل کیا۔ قراردادِ پاکستان کی گولڈن جوبلی کے سلسلے میں ہونے والی تقریبات میں ہماری طالبات نے ۱۱ میڈل حاصل کئے۔ بورڈ کی ٹرافی جیتی اسی طرح بورڈ میں منعقد ہونے والے مقابلہ جات میں جامعہ نصرت کی طالبات اُردو مباحثہ میں اوّل فی البدیہہ تقریری مقابلے میں اوّل اور مضمون نویسی میں دوم رہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کالج کا ہوسٹل بہترین تعلیمی اور پرسکون ماحول کا حامل ہے۔ طالبات کو بہترین لائبریری کی سہولت حاصل ہے سال میں دو دفعہ PARENTS TEACHERS ASSOCIATION کی میٹنگ کرکے بچوں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی گئی۔ کالج میں طالبات کے علمی و ادبی ذوق کو جلا بخشنے کے لئے مختلف سوسائٹیاں سرگرم عمل رہتی ہیں۔ انہوں نے سند اور انعامات حاصل کرنے والی بچیوں کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو ملک و قوم کی بہتری کے لئے وقف رکھیں گی۔ اس کے بعد عطائے اسناد کی کارروائی ہوئی جسمیں محترمہ پرنسپل صاحبہ نے بی۔ اے کی دو سالوں کی کامیاب طالبات کو ڈگریاں عطا کیں۔

اس کے بعد محترمہ بانو قدسیہ صاحبہ نے اپنے خطبۂ صدارت میں آج کے دور کی قحط الرجالی کا ذکر کرتے ہوئے گرتے ہوئے تعلیمی معیار پر اظہار تشویش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آج کا دور مادیت کا دور ہے۔ والدین اور اساتذہ بھی مادیت کی اس دوڑ میں شامل ہو کر اپنے فرائض کا حق صحیح طور پر ادا نہیں کر رہے۔ جس وجہ سے امکان غالب ہے کہ طالبات کی سوچ مثبت ہونے کی بجائے۔ ایسے راستے ضرور نکالے گی جو محنت تنظیم اور اتحاد کی شاہراہ سے انہیں بہت دور لے جائیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ پاکستان بننے سے پہلے برصغیر کے مسلمانوں کے پاس ایک مطمح نظر تھا۔ لیکن قیام پاکستان کے بعد ساری قوم ان اغراض و مقاصد کو پس پشت ڈال کر الاٹمنٹ کی روشنی کے گرد پروانہ وار چکر کاٹنے لگی۔ اور یہی ہمارا کلچر بن گیا۔ جسکی وجہ سے نظریۂ پاکستان کا درخت سوکھ گیا۔ آج کی نسل کو نظریۂ پاکستان سمجھانے کی کوشش تو کی جارہی ہے۔ مگر اس درخت کے تنے اور جڑ کو سینچنا ہم سب بھول گئے ہیں۔ انہی حالات کی بناء پر سانحۂ ڈھاکہ پیش آیا۔ آج وقت ہے کہ اس سانحہ سے عبرت حاصل کر کے ہم اپنی نسل کی بہتر تربیت کے لئے استاد اور طالب علم کے درمیانی فاصلے کو کم کریں اور طالب علموں کو عالم اسلام کے انتشار کا پس منظر سمجھائیں۔ انہوں نے طالبات کو بھی نصیحت فرمائی کہ وقتی مشاغل میں اپنا وقت ضائع کرنے کی بجائے اپنی فکر کو سمت اور جلا بخشیں۔ انہوں نے کہا کہ والدین کو بچوں کی تربیت پر توجہ دینی چاہیئے۔ اور اساتذہ کا بھی فرض ہے کہ وہ طالب علم میں مثبت سوچ اور مثبت رویہ پیدا کریں۔ تاکہ وہ جسم روح اور صفات کے اعتبار سے ارتقاء کی سیڑھیاں چڑھ سکیں۔ اور انسان کامل بننے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کٹھن کام طالب علم پر مسلسل مہربانی۔ اسکی مدد اور اساتذہ کے اپنے اچھے عمل کردار اور مثال سے ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے مایوس دور میں بھی میرا ایمان ہے کہ ایک استاد ایک معلم ایک داؤ جی بگڑی ہوئی قوم کی تقدیر کو پلٹ سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تعلیم کا اصل مقصد یہی ہے کہ انسان زندگی بھر کے لئے ایک طالبعلم بن جائے۔

انہوں نے ڈگریاں پانے والی طالبات کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے خاندان اور امارت کے حوالے کو چھوڑ کر اپنی شناخت خود بنائیں اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کریں۔

درحقیقت اس تقریب کا خطبۂ صدارت اس قدر پُرمغز۔ فکر انگیز۔ حالات کی صحیح عکاسی سے بھرپور اور طالبات۔ والدین اور اساتذہ اور سارے معاشرتی ڈھانچے کی بہتری کے لئے تجاویز و رہنمائی پر مشتمل ہے۔ ہر لفظ اور ہر فقرہ پڑھے جانے اور غور کرنے کے لائق ہے۔

اسکے بعد مہمان خصوصی محترمہ بانو قدسیہ صاحبہ نے تعلیمی اور نیم نصابی سرگرمیوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں اپنے دستِ شفقت سے انعامات تقسیم فرما کر ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ محترمہ پرنسپل صاحبہ نے محترمہ مہمانِ خصوصی صاحبہ اور تمام حاضرات کا شکریہ ادا کیا۔ قومی ترانے کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

جن کا تعلق سیالکوٹ سے تھا۔ موصوف علیگڑھ یونیورسٹی کے کپتان بنے اور باؤلنگ میں اعلیٰ مقام پایا۔ بلکہ بے مثال ان کی گگلی مؤثر ہوتی تھی اور باؤلنگ پر کنٹرول حاصل کر لینے کی وجہ سے ان کا شمار تقسیم ملک سے قبل متحدہ ہندوستان کے اعلیٰ ترین کھلاڑیوں میں ہوتا تھا۔ نوجوانوں سے میری درخواست ہے کہ محترم میر صاحب (جو اب ہم میں موجود نہیں) کا سا مقام حاصل کرنا اپنا مطمح نظر بنائیں۔

یہ مضمون لکھنے کا میرا اصل مقصد موجودہ نسل کے نوجوان کھلاڑیوں کو اپنے اسلاف اور پیشروؤں کے کارناموں کو دہرانے کی تلقین کرنا ہے۔ جس کی صلاحیت ان میں موجود ہے اسی طرح لگن اور ترقی کرنے کا جذبہ بھی۔

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ (الاوّل) فرماتے ہیں:۔

"فرمانبرداری کا معیار ہے ایک طرف انسان کے نفسانی جذبات کچھ چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کچھ اور۔ اب دیکھیں کہ آیا خدا تعالیٰ کے احکام کو انسان مقدم کرتا ہے یا اپنے نفسانی اغراض کو۔ اسی طرح رسم و رواج۔ عادات کسی کا دباؤ۔ حسب جاہ و رعایت قانون قومی ایک طرف کھینچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایک طرف۔ اس وقت دیکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی طرف جھکتا ہے یا اس پر دوسرے امور کو ترجیح دیتا ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کے احکام کی قدر کرتا اور ان کو مقدم کر لیتا ہے تو یہی خدا کی فرمانبرداری ہے۔"

(خطبات نور جلد اوّل صفحہ ۹۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

ملک سعید احمد۔ شکاگو امریکہ

محترم قاضی محمود احمد صاحب

(راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد۔ لاہور)

محترم جناب قاضی محمود احمد صاحب آف راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور یکم جنوری ۱۹۹۱ء کو کراچی میں اپنے بیٹے نصیر احمد راجپوت کے گھر وفات پا گئے۔ ان کے اوصاف کے بارے میں مکرم ملک سعید احمد صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل تحریک جدید قادیان حال شکاگو امریکہ کی ایک تحریر مکرم عزیز احمد صاحب نے اشاعت کی غرض سے بھجوائی ہے۔ محترم قاضی محمود احمد صاحب مکرم عزیز احمد صاحب کے خسر تھے۔

مکرم ملک سعید احمد صاحب لکھتے ہیں:

"بھائی محمود احمد کو میں کالج کے زمانے سے جانتا تھا جب میں ۱۹۲۹ء میں لاہور کالج میں داخلے کے لئے گیا تو راجپوت سائیکل ورکس آبا جی لے گئے۔ محترم قاضی محبوب عالم صاحب سے BRITISH LION سائیکل خریدا محمود بھائی اس وقت بھی ملے بلکہ انہوں نے ساری سائیکل کارندوں سے فٹ کروائی اس وقت بھی وہ مرنجاں مرنج سادہ طبیعت اور احمدیت کے لئے انتہائی اخلاص رکھنے والے تھے۔ دوکان کے اندر ہی نمازوں کا انتظام تھا کہ وہ نہایت تندہی سے وقت پر نمازوں کا انتظام کرواتے تھے اور یہ نماز کی عبادت لاکھوں احمدیوں کو وہاں نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں خاص الخاص رحمتوں سے نوازے اور جنت میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔ محترم قاضی محبوب عالم صاحب کی وفات کے بعد سخت مشکل حالات میں انہوں نے سارا کام سنبھالا۔ اور خاندان کی پرورش فرمائی نیکیوں میں پیش پیش رہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بزرگوں سے کیوں خوش نہ ہوگا اور کیوں اپنی گود کے پیار سے نہ نوازے گا جن کی زندگی دین اور دنیا میں بے مثال ہے۔ نہایت خوبیوں کے مالک تھے اور بایں ہمہ سادہ طبیعت میں نے کئی دفعہ انہی کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ دوسرے کارکنوں کے لئے بھی وہ نیکیوں کا موجب تھے اس کالج کے زمانے میں احمدیوں کے جو جلسے ہوتے تھے ہم ہوسٹل والے بھی کثرت سے اس میں شامل ہوتے تھے۔ اور بھائی محمود احمد صاحب اپنے دوسرے فرائض کو چھوڑ کر بھی نہایت اخلاص سے شامل ہوتے تھے۔ جب بھی ملاقات ہوئی وہ نہایت خندہ پیشانی سے ملے اور ان کی خاص مخلصانہ مسکراہٹ میرا قیمتی سرمایہ ہے۔

اس قدر وہ احمدیت کے لئے کوشاں رہتے تھے کہ انہوں نے سب کے دلوں میں گھر کیا ہوا تھا۔ متواضع بھی اتنے تھے کہ چائے یا سوڈا واٹر اور شربت پلانے میں پیش پیش رہتے۔ کام میں مستعد اور کاروبار میں دیانتداری ان کا بہت بڑا وصف تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر اس دنیا میں بھی رحمتیں نازل کیں اور برکات سے نوازا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنی ساری زندگی میں خاندان قوم اور احمدیوں کی ہر طرح خدمت کرتے رہے۔ ایسے انسان دنیا میں کم آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا رہے۔

یادِ رفتگان ـــــــ طلال ملک

مکرم نصیر احمد قریشی صاحب

زندگی کہنے کو تو خوشیوں اور غموں کے مجموعے کا نام ہے۔ لیکن حقیقت میں بعض اوقات ایک غم یا ایک دکھ تمام خوشیوں کو نگل لیتا ہے اور کسی ایک سانحے کے بعد اگر خوشی کا کوئی موقعہ آجائے تو مسرتوں کے وہ لمحے بھی آنسوؤں سے بھیگ جاتے ہیں اور ان میں غم کا عنصر شامل ہو جاتا ہے زندگی اگر موقع دے تو ہر نقصان کی تلافی کسی نہ کسی طرح سے ہو جاتی ہے لیکن اگر زندگی ختم ہو جائے تو انسان بے بس اور مجبور ہو جاتا ہے اور سوائے آنسو بہانے کے اور کچھ نہیں کر سکتا۔

کیونکہ یہ اس بزرگ و برتر خدا کی رضا ہے جو زبردست حکمت والا ہے۔ اور اس کے عاجز بندوں کو اس کی رضا پر راضی ہونا ہی چاہیئے۔ میرے بہت ہی پیارے ماموں نصیر احمد قریشی ۱۶ جون ۹۰ء کو گھانا میں وفات پا گئے۔ جنازہ ۲۵ جون کو ربوہ لایا گیا۔ مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ آپ لائبیریا میں سپیئر پارٹس کا کاروبار کرتے تھے وہاں کے حالات خراب ہونے پر گھانا چلے گئے جہاں ان کی وفات ہوئی۔ وفات کے وقت عمر تقریباً ۳۶ سال تھی

ماموں جان بہت ہی نیک اور مخلص انسان تھے۔ ہر ایک کے ساتھ محبت اور اخلاص سے پیش آتے تھے۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا جماعت کے ہر کام میں پیش پیش رہتے تھے۔ دعاؤں پر بہت پختہ اعتقاد تھا۔

جماعت سے وابستگی کا یہ عالم تھا کہ گھر میں سلسلہ کے ہر طرح کے اخبار و رسائل آتے جن کا آپ باقاعدگی سے مطالعہ کرتے اور اپنی اولاد کو بھی کرواتے۔ آپ اپنی اولاد کی تربیت بہت احسن رنگ میں فرماتے تھے۔ جب کبھی کسی سے غلطی ہوتی تو تربیت کے رنگ میں مسکراتے چہرے کے ساتھ اس کی درستی فرماتے۔ گھر میں اور گھر سے باہر کبھی بھی اونچی آواز میں گفتگو نہ فرماتے بلکہ دھیمے لہجے کے ساتھ دوسروں کا دل موہ لیتے تھے۔ طبیعت میں بہت سادگی تھی۔ پنجوقتہ نماز کی نہایت سختی سے پابندی کرتے اور کراتے تھے۔

ماموں جان اپنے اندر کی کیفیت یا اپنے دکھ اور تکالیف کبھی دوسروں پر ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ لیکن اپنے سے وابستہ افراد کو خوشیاں بانٹنا اور خوش دیکھنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مزاح کی حس سے نواز رکھا تھا۔ اس لئے کبھی کسی مشکل وقت میں بھی پریشان نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتے تھے۔

وہ بچوں سے، چاہے وہ ان کے ہوں یا بہنوں کے، بہت پیار کرتے۔ ہر بات کو بہت غور سے سوچتے اور ایک ایک پہلو پر نظر رکھتے۔ ہمیشہ یہی کہتے کہ تم لوگ اپنی تعلیم پر خصوصی توجہ دیا کرو۔ وہ چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں روشن مستقبل دے اور ہم زندگی میں عالی مقام حاصل کریں۔

ورزش کے بھی بہت شوقین تھے۔ بچوں کو بھی ورزش کراتے اور خود بھی کرتے۔ آپ نے کالج کے زمانے میں ویٹ لفٹنگ میں مسٹر شیخوپورہ کا اعزاز بھی حاصل کیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے ظاہری طور پر خوبصورتی بخشی تھی۔ اسی طرح خوب سیرتی کی نعمت سے بھی نواز رکھا تھا۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے بہت ہی اچھے اور پیارے ماموں کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ ہمارے دلوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی بیٹی صدف اور بیٹوں قاسم و عمر اور ممانی جان کو صحت اور برکت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ ماموں جان کی اولاد کو قرۃ العین بنائے اور اس مقام پر پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جہاں ماموں

ان کو دیکھنا چاہتے تھے۔

عبداللطیف خان

مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب

خاکسار کے خسر مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب امیر حلقہ جماعت احمدیہ ڈوگری گھمناں ضلع سیالکوٹ ۲۴ مارچ ۱۹۹۱ء کو فضل عمر ہسپتال میں داخل ہوئے تھے اور ۴ اپریل ۲½ بجے رات بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

آپ ایک لمبا عرصہ یعنی ۱۹۴۷ء سے لے کر اب تک جماعت احمدیہ ڈوگری گھمناں کے پریذیڈنٹ اور سات آٹھ جماعتوں کے امیر حلقہ بھی تھے آخر دم تک ذمہ داری کو احسن طریق سے سرانجام دیتے رہے۔ آپ ایک بہت بڑے داعی الی اللہ تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ۳۴ پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اور پڑنواسیاں چھوڑی ہیں۔ آپ ہر ایک سے بہت خوش ہو کر ملتے سفید کپڑے اور پگڑی سر پر رکھتے تھے اور گھر سے باہر جاتے تو آتی دفعہ کبھی سر پر گندم کی بوری اٹھا کر پگڑی ہاتھ میں لئے ہوئے گھر داخل ہوتے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوتا کہ یہ اناج چندہ کے طور پر وصول ہوا ہے۔ بڑی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ اکثر اوقات گاؤں میں یا جماعت میں کوئی جھگڑا ہو جاتا تو آپ کو ثالث بنایا جاتا کہ جو وہ فیصلہ کریں گے ہر دو فریق اسے منظور کریں گے۔ آپ نکّہ پا کے نام سے مشہور تھے یعنی پنجابی میں چھوٹے بھائی کو کہتے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر سے نوازے۔

نفرت کبھی کامیاب نہیں ہوتی

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"یہ جاہلانہ جذباتی باتیں ہیں کہ انگریز سے نفرت کرو۔ امریکہ سے نفرت کرو۔ یہ ہیں ہی پاگلوں والی باتیں۔ دنیا میں نفرت کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکی۔ اعلیٰ اقدار کامیاب ہوتی ہیں۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سیرت کامیاب ہوا کرتی ہے اور وہ خلق عظیم کی سیرت ہے۔۔۔۔ اگر اس سیرت کو اپنا لیں تو سب دنیا کے لئے ایک عظیم الشان نمونہ بنے گا اور وہ ایک ایسی سیرت ہے جو مغلوب ہونے کے لئے پیدا نہیں کی گئی۔ کوئی دنیا کی طاقت سیرت محمدیؐ پر غالب نہیں آ سکتی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

موسم گرما کی سبزیوں کی کاشت

آج کل مہنگائی سے ہر گھر متاثر ہو رہا ہے اور چونکہ کھانے پینے کی اشیاء بجٹ کا ایک بڑا حصہ ہوتی ہیں۔ اس لیئے ان اشیاء کی قیمتیں بڑھنے سے قدرتی طور پر زیادہ پریشانی لاحق ہونا قدرتی امر ہے۔ صاحب استطاعت تو پھر بھی اس مہنگائی کو برداشت کر لیتے ہیں لیکن ان حالات میں مڈل کلاس اور لوئر مڈل کلاس کیلئے زندگی کا معمول قائم رکھنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔

سمجھا جاتا ہے کہ عموماً دالوں اور سبزیوں کی قیمتیں گوشت کے مقابلہ میں کم ہوتی ہیں اس لیئے عام طور پر ہر کوئی گوشت کی بجائے دالیں اور سبزیاں پکاکر بجٹ متوازن کرنیکی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اب تو دالوں اور سبزیوں کے بھاؤ بھی اتنے زیادہ ہو گئے ہیں کہ نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔

اگر ہم تھوڑی سی محنت اور کوشش کریں تو گھروں میں سبزیاں اگائی جا سکتی ہیں۔ گھر پر اگائی ہوئی سبزیاں نہ صرف بہت کم قیمت پر آپکو میسّر ہونگی بلکہ زیادہ تازہ ہونے کی وجہ سے مزیدار بھی ہونگی۔

اگیتی اور پچھیتی سبزیاں پیدا کرنا ایک خاص فن ہے اور ہر کوئی اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ لیکن اب چونکہ موسم کھل چکا ہے۔ اور ہر سبزی اگانے کے لیئے کافی گرم ہو گیا ہے اسلیئے ہر شخص بغیر کسی تردّد کے موسم گرما کی سبزیاں اگا سکتا ہے۔ موسم کی سبزیوں کی کوالٹی بھی اعلیٰ ہوتی ہے اور نسبتاً کیڑوں اور بیماریوں کے حملے سے بھی بچ جاتی ہیں۔ اور پیداوار بھی زیادہ ہوتی ہے۔

موسم گرما میں کاشت ہونے والی اہم سبزیاں کھیرا، تر، کریلا، چپن کدو، حلوہ کدو، گھیا کدو، بینگن، مرچ، ٹماٹر، بھنڈی توری وغیرہ ہیں۔

بینگن، سرخ مرچ، شملہ مرچ کی پنیری سبزیوں کے بیج بیچنے والی دکانوں سے عام طور پر مل جاتے ہیں۔ خود ان سبزیوں کی پنیری اگانے کی بجائے ان دکانوں سے یہ پودے حاصل کر کے پنیری اگانے کا وقت بچایا جا سکتا ہے۔ بیج محکمہ زراعت کی طرف سے بھی پیکٹوں کی صورت میں ملتے ہیں۔ اسکے علاوہ بیج بیچنے والی عام دکانوں سے بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

سبزیوں کی کاشت کے لیئے گہری میرا زمین یعنی ایسی زمین جس میں ریت کا عنصر قدرے زیادہ ہو اور جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو۔ نیز وتر کو زیادہ دیر تک رکھنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہو۔ اچھی رہتی ہے۔ گھروں میں زمین کو سبزیوں کے لیئے موزوں بنانے کے لیئے گوبر کی گلی سڑی کھاد استعمال کر کے اس مقصد کے لیئے مناسب بنایا جا سکتا ہے۔ گوبر کی گلی سڑی کھاد استعمال کرنے سے مصنوعی کھاد کے استعمال کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اور ایسی زمین میں اگائی گئی سبزیاں ہر لحاظ سے بہتر اور لذیذ ہوتی ہیں۔

اگر زمین سخت یا کلر زدہ ہو تو گوبر کی کھاد کے ساتھ اوپر کی سطح میں ریت کی تھوڑی مقدار شامل کرنے سے بھی زمین کی حالت مزید بہتر ہو جائے گی اور اگر کلر کی مقدار زیادہ ہو تو اوپر کی ۶ انچ اٹھا کر اسکی جگہ کہیں سے بھل (دریاؤں یا ندی نالوں کی مٹی) لاکر ڈالنے سے مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

زمین کو کسّی سے گہرا کھود کر خوب نرم اور بھربھرا کر کے تیار کریں۔ کیاری یا کھل کا لیول ہر جگہ ایک جیسا ہونا چاہیئے ورنہ نشیبی جگہوں پر پانی کھڑا ہو جانے سے پانی کی زیادتی کیوجہ سے اور اونچی جگہوں پر پانی کم ہونے کی وجہ سے فصل کمزور ہو جائیگی۔

سبزیاں کیاریوں کی بجائے کھیلیوں پر لگانا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

موسم گرما کی سبزیوں کو اپریل میں کاشت کیا جانا چاہیئے تاکہ زیادہ گرمی کا موسم آنے سے پہلے پودا اُگ کر مضبوط ہو جائے اور گرمی کا مقابلہ کر سکے۔

سبزیوں کے لیئے گوڈی بڑی ضروری ہوتی ہے۔ اس سے فالتو جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ تلف نہ کی جائیں تو یہ پانی، روشنی اور خوراک میں حصّہ دار بن کر فصل کی کمزوری کا موجب بنتی ہیں۔ اسکے علاوہ جڑی بوٹیاں کیڑوں اور بیماریوں کی آماجگاہ ہوتی ہیں گوڈی مناسب وقت پر جبکہ جڑی بوٹیاں چھوٹی ہوں کرنی چاہیئے۔ گوڈی کرنے سے زمین میں ہوا کا عمل دخل بڑھ جاتا ہے۔ اور وتر بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جڑی بوٹیوں کو بروقت گوڈی کر کے تلف کریں۔ یہ عمل فصل کے لیئے ازحد ضروری ہے۔

گوبر کی کھاد کے متعلق یہ امر نہایت قابلِ توجہ ہے کہ گوبر کی کھاد گلی سڑی ہونی چاہیئے گوبر کی تازہ کھاد فائدے کی بجائے نقصان کا موجب ہوتی ہے۔ اور اس کے علاوہ ان کا بہت زیادہ استعمال بھی نہیں کرنا چاہیئے۔

گرمیوں کے موسم میں سبزیوں کے لیئے پانی کا استعمال ہر تیسرے دن مناسب ہوتا ہے۔ پانی شام کو دیا جانا چاہیئے۔ جوکہ رات کے دوران زمین میں جذب ہو جائے۔ کیونکہ اگر پانی کھڑا رہے گا تو دن میں سورج کی شدید گرمی کیوجہ سے گرم ہو کر پودوں کی جڑوں کو نقصان پہنچانے کا موجب ہوگا۔ اگر پانی کی سپلائی کم ہو تو پھوارے سے پانی دینے سے پانی کی بچت ہو سکتی ہے۔ اور زمین کے ہر دفعہ وتر آنے پر گوڈی کر دینے سے بھی پانی کا دورانیہ بڑھایا جا سکتا ہے۔

سبزیوں کو کیاریوں کی بجائے کھیلیوں پر لگانے سے پانی کی بھی بچت ہوتی ہے اور پودوں کی جڑوں کو بھی پھیلنے کے لیئے زیادہ اور گہری زمین ملتی ہے جس سے پودے کی پھل دینے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا

مکرم محمد اسلم صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ابن چوہدری محمد صادق صاحب معدہ کی خرابی اور ملیریا کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ اور فضلِ عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم محمد امجد جمیل صاحب ایریا مینجر سٹیٹ لائف انشورنس تھرڈ فلور مون پلازہ چنیوٹ بازار فیصل آباد اپنے اہل و عیال کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب ملہی ایڈووکیٹ ربوہ اڑھائی سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان کی صحت روز بروز مزید گرتی جا رہی ہے۔

○ مکرم قریشی عبدالمنان صاحب ربوہ کا نواسہ زبیر گل خان عرصہ ۸ ماہ سے بیمار ہے۔

○ مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ کے بڑے بھائی میاں محمد خان صاحب کو بائیں طرف فالج کا شدید حملہ ہوا ہے میو ہسپتال میں زیرِ علاج رہنے کے بعد اب گھر واپس آگئے ہیں۔

○ محترمہ حبیب النساء صاحبہ اہلیہ مکرم شوکت صاحب کراچی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے معدے کی تکلیف سے بیمار ہیں۔

○ مکرم عبدالمجید صاحب عرف شیدا مشین مین نصرت آرٹ پریس گردوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں

○ **ولادت**:- مکرم نذیر احمد صاحب سولنگی دارالرحمت وسطی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی بیٹی عزیزہ خالدہ ادریس اہلیہ ڈاکٹر محمد ادریس صاحب بھٹی کو اللہ تعالیٰ نے امریکہ میں مورخہ ۶ اپریل ۱۹۹۱ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ لڑکے کا نام "جاہ شان احمد" تجویز ہوا ہے۔ نومولود محمد اسماعیل صاحب بھٹی کا پوتا اور ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی کا نواسہ ہے۔

سانحہ ارتحال:- مکرم رانا قیصر ہمایوں صاحب ابن چوہدری قمر حیات صاحب چیئرمین رائے پور ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۹۱ء بوقت ۱۱ بجے دن بعمر ۳۹ سال وفات پا گئے۔

○ مکرم عبدالرحمٰن صاحب صدر مجلس موصیان و سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ باغبانپورہ لاہور مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۹۱ء بروز اتوار بعد از سحری بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۸۲ سال تھی۔ بوجہ موصی ہونے کے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد از نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بعد از تدفین بہشتی مقبرہ میں مکرم محمود احمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔

نمایاں کامیابی

○ عزیز آصف اقبال ڈوگر ابن مکرم ظفر اقبال ڈوگر صاحب مہدی پور ضلع سیالکوٹ نے آٹھویں جماعت کے مڈل کے امتحان میں ۷۰۲ نمبر حاصل کر کے اپنے ضلع میں دوسری پوزیشن

باقی صـ۸ پر

معاذ اینڈ کمپنی

سوسان روڈ۔ مدینہ ٹاؤن۔ فیصل آباد

فون ــــ ۴۳۱۲۷

باتھ روم ٹائلز۔ سینٹری ویئرز۔ سینٹری فٹنگز۔ نیشنل ٹائلز نیز سٹائل ٹائلز برائے فرش و فیس کے لئے خدمت کا موقعہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : صٹ سے آگے

حاصل کی ہے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیاں عطا کرے ۔

○ **نمایاں اعزاز:-** محترمہ مسز انور راٹھور صاحبہ صاحبہ پرنسپل ایف۔جی پبلک سکول واہ کینٹ (سیکنڈ شفٹ) کے سکول کا نتیجہ گذشتہ سال بھی بہت شاندار تھا امسال خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے پرائمری سکول کا نتیجہ واہ ریجن میں بہترین رہا اور فیصد کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر رہا ۔

آل پاکستان پرائمری سٹینڈرڈ امتحانات میں ان کے سکول کے بچوں نے ایک پہلی اور دوسری دو پوزیشنیں حاصل کی ہیں ۔ آپکو محکمہ کی طرف سے تعریفی سند اور قرآن پاک کا تحفہ پیش کیا گیا ہے ۔ قارئین دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور انہیں اپنے بیش از بیش فضلوں سے نوازے

(صدر لجنہ اماء اللہ واہ کینٹ)

○ **بازیافتہ نقدی :-** ۶ اپریل کو کچھ نقدی گری ہوئی ملی ہے ۔ جس صاحب کی ہو وہ دفتر الفضل سے رابطہ کریں ۔

ضرورت خادم بیت الذکر

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو بیت الذکر باغبانپورہ گوجرانوالہ کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے جو معمولی تعلیم یافتہ ہو ۔ اکیلے آدمی کے لئے رہائش کی جگہ ۔ معقول تنخواہ اور دیگر سہولیات دی جائیں گی ۔ خواہشمند احباب اپنی جماعت کے امیر / صدر صاحب سے سفارشی چھٹی لے کر کسی روز بھی خاکسار سے رابطہ کریں ۔ امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

ایسے احمدی طلباء جو اس سال میٹرک ایف اے ۔ بی ۔ اے اور ایم اے کا امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے خواہشمند ہیں وہ امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں ۔ بلکہ فوری طور پر اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں ۔ تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں ۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا ۔ معین تاریخ کا اعلان جلد کر دیا جائے گا ۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ۔ ربوہ

اعلان گمشدگی :-

خاکی رنگ کی نظر کی عینک نیلے رنگ کے کور میں بند اقصیٰ چوک سے ناصر آباد تک جاتے ہوئے راستہ میں گر گئی ہے ۔ جس صاحب کو ملے خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں ۔ صلاح الدین ڈرائیور

مکان ۲/۹ دار العلوم غربی ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ۔ ربوہ

اوقات کار: ۱/۲ ۳ شام تا ۷ بجے

ڈینٹسٹ : رانا مدثر احمد

ملکی خبریں

○ پاکستان کی نئی صنعتی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا ہے جس میں غیر ملکی سرمایہ کاروں کے علاوہ ملکی صنعت کاروں کے لئے ترغیبات و مراعات کا پیکیج دیا گیا ہے ۔

○ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر تاج محمد خان جمالی نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت کو چاہیئے کہ صحت، تعلیم، بلدیات، آبپاشی، زراعت، خوراک، اور امداد باہمی، صنعت، کھیل، ثقافت اور سیاحت جیسے محکموں کو صوبوں کے حوالہ کر دے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان محکموں کے علاوہ پنجاب تو واپڈا کی تقسیم کی بھی بات کرتا ہے اور میں اس کی حمایت کرتا ہوں

○ جئے سندھ تحریک کے بانی جی ایم سید نے کہا ہے کہ مہاجروں کا مستقبل تین میں سے کسی بھی ایک طریقے کو اختیار کرنے سے محفوظ رہ سکتا ہے ۔ مہاجر کٹ مریں سندھیوں کو مار دیں یا سندھیوں میں ضم ہو کر سندھی بن جائیں ۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق نے کہا ہے کہ سنگاپور ہائی جیکنگ کا فیصلہ پیپلز پارٹی کی لیڈر نے نہیں کیا تھا لیکن پارٹی لیڈر پر ہائی جیکنگ کی اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے

> سکواش کے مایہ ناز کھلاڑی جہانگیر خان نے اپنے ہموطن جان شیر خان کو ہرا کر دسویں بار برٹش اوپن سکواش کا اعزاز جیت لیا ۔ وزیر اعظم نے انہیں اس کامیابی پر مبارکباد دی ہے ۔

○ آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن کی کال پر ملک بھر کے ۲۲ لاکھ کلرکوں نے حکومت کے رویّہ کے خلاف مکمل ہڑتال کی ۔ احتجاجی جلسے منعقد کئے اور جلوس نکالے ۔ کلرکوں نے پتلے جلائے، سینہ کوبی کی، وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے خلاف الٹے ہاتھوں بد دعائیں کیں ۔ انہوں نے تنخواہوں میں اضافے اور پے کمیٹی کی سفارشات جلد منظور کرنے کا مطالبہ کیا ۔

○ گندم کی نئی قیمت کے اعلان کے بعد روٹی کی قیمت ایک روپیہ ہو گئی ۔

○ اسلامی جمہوری اتحاد کے سینئر نائب صدر اور جمعیت علماء اسلام (سمیع الحق گروپ) کے جنرل سیکرٹری مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ نواز شریف تنہا پرواز کی کوشش میں ہیں لیکن یہ سودا انہیں مہنگا پڑے گا انہوں نے مزید کہا کہ اسلام کا نام اقتدار کو طول دینے کے لئے استعمال کیا گیا تو سابقہ حکومتوں سے بھی برا حشر ہوگا ۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارتی فوج نے کشمیری حریت پسندوں کے خلاف ٹینکوں سمیت جدید اور بھاری اسلحہ کا استعمال شروع کر دیا ہے ۔ اس کے علاوہ بھارتی فوجیوں نے اغوا برائے تاوان کا سلسلہ بھی شروع کر دیا ہے ۔ راہ گیروں کو اکیلے دیکھ کر مسلح بھارتی فوجی انہیں اغوا کر لیتے ہیں اور ۱۰ ہزار روپے تاوان لے کر انہیں چھوڑا جاتا ہے ۔

○ پاکستان میں بھارت کے سفیر مسٹر ڈکشٹ نے پشاور پریس کلب میں اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران کہا کہ ہندوستان کے لئے کشمیریوں کا مطالبہ ناقابل عمل ہے ان کا مطالبہ مان لیا گیا تو پورا بھارت تقسیم ہو جائے گا ۔

○ عالمی مالیاتی فنڈ کے ایک سینئر عہدہ دار نے کہا ہے کہ روس کو اس وقت تک امداد نہیں ملے گی ۔ جب تک وہ اپنی خراب معیشت کی اصلاح نہ کرے ۔

○ بھارتی پنجاب میں تشدد کے واقعات میں ایک سیاست دان سمیت ۱۵ افراد ہلاک ہو گئے ۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک پولیس والا اور ۵ سکھ بھی شامل ہیں ۔ سیاست دان کا تعلق کمیونسٹ پارٹی سے تھا ۔

○ آئندہ سال سے یورپ کا کامن ویزا سسٹم رائج کیا جا رہا ہے ۔ جس سے ایک ہی ملک کا ویزا حاصل کرنے والا ۸ یورپی ممالک کا دورہ کر سکے گا ۔

○ بنگلہ دیش میں مسافر بس ۴۰ فٹ بلند پل سے نیچے جا گری جس سے ۲۷ افراد ہلاک اور ۱۰۰ زخمی ہو گئے ۔

○ جرمنی کے انتخابات میں چانسلر ہیلمٹ کوہل کی سنٹرل رائیٹس کمیشن پارٹی کو ریاست رائن ڈیم میں جس سے کوہل تعلق رکھتے ہیں شکست ہو گئی ہے ۔

○ جیمز بیکر ۔ اسرائیل کے ساتھ علاقائی امن کانفرنس میں شرکت کے لئے مصر اور سعودی عرب کی رضامندی حاصل کرنے

پتہ

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں ۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں ۔

○ ۔ چھوٹا قد کورس	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
○ ۔ بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
○ ۔ مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITTI CHHOURE COURSE
○ ۔ بے بی گروتھ کورس	۳۰/-	BABY GROWTH COURSE
○ ۔ سوکھا پن کورس	۵۰/-	MARASMAS COURSE
○ ۔ بے بی ٹانک	۱۰/-	BABY TONIC
○ ۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
○ ۔ بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULAR TEETH CURE

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن

تین صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: ۶۰۶، ۷۱